

ویڈیو اور ٹی وی

کا

شرعی استعمال

شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی
غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی
بحر العلوم علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ
محقق دوراں فقیہ العصر مفتی محمد شریف الحق امجدی
مولانا مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ - حیدر آباد - اے پی)

بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام و المسلمین رئیس المحققین امام المتکلمین محدث کبیر مفتی اعظم
شہزادہ حضور غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

نام کتاب	ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال
مرتب	ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تصحیح و نظر ثانی	خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی
ناشر	شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)
اشاعت اول	جولائی ۲۰۰۵
تعداد	۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
قیمت	15 روپیے

ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار المصطفیٰ

23-2-75/6 مغلیہ پورہ - حیدر آباد (دکن)

Maktaba Anwarul Mustafa

Moghal Pura, Hyderabad - A.P.

Ph:9848576230/55712032/24477234

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين .

اسلام اور سائنسی ایجادات

اسلامی علوم کی روح اس کا فقہ ہے یعنی اسلام کی تشریحی فکر کا خزانہ 'فقہ اسلامی' کہلاتا ہے اور فقہی مسائل اسلامی معاشرہ، تہذیب و تمدن زندگی کے ہر گوشے کو اپنے حصار میں لئے ہوتے ہیں۔ حقیقتاً دین اسلام ہی انسان کے تمام تر دینی و دنیوی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی، اندرونی، بیرونی، اصولی، فروعی، تفریحی، روحانی اور مادی مسائل کا جامع حل پیش فرماتا ہے۔ شعبہ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں پیچیدہ مسائل نہ ہوں اور اسلامی فقہ ان پیچیدہ مسائل کا حل پیش نہ کرتا ہو۔ ائمہ مجتہدین اور فقہاء نے جس ذکاوت فہم ادراک کے ساتھ دن رات محنت کر کے حالات و کوائف کی روشنی میں اپنے اجتہاد سے مسائل کو حل کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ سائنسی ایجادات انسانوں کے لئے ہیں۔ کیا آج کوئی ٹیلیفون، ٹیلیگرام، فیکس، ٹیکس، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ٹی وی ویڈیو اور الیکٹرانکس کی افادیت سے انکار کر سکتا ہے؟ اگر آج کوئی یہ کہے کہ سائنسی ایجادات کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے، یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین و فقہ سے متصادم ہیں، ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھانا، اُن کو استعمال کرنا حرام ہے تو وہ یقیناً احمق، مجنون، فاجر العقل، فقہی بصیرت سے محروم، قلیل البصائر، جاہل عالم سے بے خبر اور منحویط الحواس ہے۔

چھری کا کام کاٹنا ہے خواہ سبزی کاٹی جائے یا کسی کا پیٹ پھاڑ دیا جائے۔ اس میں چھری کا قصور نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کا قصور ہوگا۔ اگر کوئی فیکس پر کسی کو گالیاں لکھ کر فیکس کر دے اور فیکس وصول کرنے والا یہ کہے کہ فیکس غلط ہے تو یہ اس کے علم کا قصور کہلائے گا کیونکہ فیکس کا گالی سے کیا تعلق؟ اخبارات و میگزینس میں مذہبی صفحات کے ساتھ ساتھ قلمی صفحات اور اچھی بُری خبریں بھی ہوتی ہیں، کیا قلمی صفحات اور بُری خبروں کی وجہ سے کوئی اخبار و میگزین کے پڑھنے کو ناجائز و حرام قرار دے سکتا ہے؟

دور جدید میں ہزار ہا سائنسی ایجادات کا ظہور ہو رہا ہے جن کا زمانہ نبوی تو کیا سینکڑوں

سال بعد تک انسان کو ان کے نام و نشان کا تصور بھی نہیں تھا۔ ان ایجادات کا ہمارے اسلاف کو گمان تک نہ تھا اور ہم اُن سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں انسان کے لئے سواریوں وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں اُن کے فوائد و منافع سے بھی آگاہ فرمایا ﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِلِغَيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرءُوفٌ رَّحِيمٌ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النحل/ ۸) اور اُس نے چوپایوں کو پیدا کیا اُن میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور دوسرے فائدے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے ہو اور اُن میں تمہارے لئے زینت ہے جب شام کو چڑا کر انہیں واپس لاتے ہو اور جب چرگاہ میں انہیں چھوڑنے جاتے ہو اور وہ چوپائے تمہارے وزنی سامان اٹھا کر ایسے شہر لیجاتے ہیں کہ تم اُس تک جانوں کی مشقت کے بغیر نہ پہنچ سکتے بیشک تمہارا رب نہایت مہربان بے حد رحم فرمانے والا ہے اور گھوڑے اور فخر اور گدھے (پیدا کئے) تمہاری سواری اور زینت کے لئے اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ (یعنی جو کچھ تم اپنے زمانے میں آرام و آسائش، خورد و نوش اور زیب و زینت کی اشیاء دیکھ رہے ہو ان کے علاوہ میں ایسی چیزیں بھی تخلیق کروں گا جن کا تجھے علم و شعور تک نہیں)

ان جدید تخلیقات میں طیارے، ہیلی کاپٹر، گاڑیاں، لاریاں، میزائل، بمبار طیارے، ریڈار، سامان حرب و ضرب (جنگی ہتھیار)، الیکٹریشن کا سامان، ٹیلی فون، فیکس، ٹیکس، کمپیوٹرز، کیمرے، ٹیپ ریکارڈرز، ریڈیو، آڈیو کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈیز، وی سی آر ٹی وی، انٹرنٹ..... وغیرہ نہ جانے کیا کیا حیرت انگیز جدید ایجادات روزانہ ظہور پذیر ہیں جو انسان کے لئے باعث عز و شرف اور موجب زیب و زینت ہیں۔

اب ان کے استعمال میں مسلمان کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟ یہ کون بتائے؟ ظاہر ہے علمائے کرام اور مفتیان عظام کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔

آج کا اہم سوال یہ ہے کہ جدید سائنسی ایجادات کا استعمال کیسے کیا جائے کہ اسلامی فقہ کے

خلاف نہ ہو؟ علماء و محققین کو چاہئے کہ مثبت کردار ادا کرتے ہوئے سائنسی ایجادات پر تحقیق کر کے ان کا شرعی استعمال کا طریقہ بتائیں تاکہ امت مسلمہ ان ایجادات سے فائدہ بھی اٹھاسکے اور اس کا استعمال غیر شرعی اور غیر اسلامی بھی نہ ہو۔ عصر حاضر کی پیچیدہ مسائل کی فہرست بڑی طویل ہے۔ جدید سائنسی ایجادات کے شرعی استعمال کی نوعیت اور حدود کا تعین کیسے ہو؟ یہ سوال آج کے دور میں فقہی استنباط، اصول، تحقیق اور افتاد و اجتہاد کے شرعی منہاج کا سب سے اہم اور کلیدی نقطہ ہے جب تک اس سوال کو ہم اسلوب اجتہاد اور منہج تحقیق کی اعلیٰ سطح پر بنیادی، اصولی اور کلی حیثیت سے طے نہیں کریں گے ہمیں آئے دن فقہی جزئیات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی نے سائنسی تحقیقات کو اور ایجادات کے استعمال کو یہ کہہ کر استعمال کرنے سے گریز نہ کیا کہ یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین و فقہ سے متصادم ہیں بلکہ اپنی ذہانت اور اجتہاد سے ان ایجادات کے استعمال کو شرعی طریقے پر استعمال کرنے کا سلیقہ، طریقہ بتایا اور امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ وقت کے دھارے سے مسلمانوں کو الگ نہ ہونے دیا۔

ہمارے علمائے کرام آج کے تمام پیچیدہ سائنسی اور فنی مباحث کی گہرائیوں میں اترنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسا ہی ایک پیچیدہ مسئلہ 'ٹی وی اور ویڈیو' کے استعمال کی شرعی حدود سے متعلق ہے اور اس کتاب میں مضامین اسی موضوع پر جمع کئے گئے ہیں۔ خیال رہے کہ جن امور پر شریعت نے عام حالت میں بھی مسلمان کو پابند کر رکھا ہے ویڈیو اور ٹی وی پر بھی وہ پابندی برقرار رہے گی یعنی مرد و زن کا خوشی و غمی، شادی و ماتم، سفر و حضر، اسکول و کالج اور مزار و بازار میں میل جول، اور اختلاط پر ہر حالت میں پابندی ہوگی جس طرح غیر محرم کو عام حالت میں عورت سے تفریح وغیرہ جائز نہیں، اسی طرح ویڈیو کا وی سی آر کے ذریعہ ٹی وی پر دیکھنا بھی درست نہیں، یوں عمومی حالت میں ٹی وی پر خلاف شریعت افعال کی تائید و توثیق نہیں کی جاسکتی۔

ٹی وی کا رخ کلیسا کی بجائے بیت اللہ کی طرف، گر جا کی بجائے گنبد خضرا کی جانب کر دیا جائے۔ ٹی وی پر قرآن کریم، احادیث، مسائل دینیہ، مقالات اسلامیہ اور مضامین

سیرت مصطفیٰ ﷺ کا نظارہ کریں۔ 'منی' عرفات و مزدلفہ صفا و مروہ حجر اسود کے گرد پروانہ وار مسلمانانِ عالم کی اندازِ عاشقانہ سے متاثر ہوں وہ مساجد سے عظمت اسلام کی گواہی دیں، مزاراتِ اولیاء کی ٹی وی اسکرین پر زیارت سے شاد کام ہوں۔ علماء کرام و مشائخ عظام کی ایمان افروز روح پرور تقاریر سے مستفیض ہوں، ثنا خوان حبیب ﷺ کی نعتوں سے اپنے دامنِ معصیت کو پاک کریں۔ صلوٰۃ و سلام اور ذکر و اذکار سے اپنے قلوب کو منور کریں اور عالم و جد میں زبانِ حال سے پکار اٹھیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خدا را عالم کفر میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ان جدید ذرائع کو حرمت کے فتوؤں میں دفن کرنے کی بجائے حلت کے ہم سے غالب آنے کی مساعی فرمائیے۔ ہاں کھلی چھٹی نہ دیں بلکہ مشروط طور پر جواز کی صورتیں پیدا فرمائیں۔

تاریخ گواہ ہے جب بھی کسی فقیہ مثبت عالم نے جدید طریقہ سے خدمتِ اسلام کو اپنایا اس کے موقف پر اظہارِ خیال کی بجائے منفی فتوے شروع ہو گئے۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جب ہندوستان میں پہلی مرتبہ قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا تو اُن پر تحریفِ قرآن کے فتوے لگائے گئے، مگر بعد میں تراجم کی ایسی دوڑ لگی کہ ہر زبان میں کئی کئی ترجمے وجود میں آ گئے۔ اسی طرح میرا وجدان کہتا ہے مستقبلِ قریب میں شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہم کی کتاب 'ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال' عظیم ماخذ کی حیثیت کا شرف پائے گی۔ غزالی زماں مظہر امام احمد رضا اس العلماء حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس تاریخی و علمی کتاب پر تصدیقی تبرکات کے بعد سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہء کار نہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم سے نوازتا رہے اور علماء ربانی کے فیوض و برکات سے ہمیشہ بہرہ مند رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین وصلى الله تعالى على حبيبنا خاتم النبيين وعلى آله وصحبه اجمعين والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

الاستفتاء والجواب

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ..... ویڈیو کیمرے کے ذریعے جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اس پر حرمت اور شرعی ممانعت کا حکم لگے گا کہ نہیں؟
علمائے کرام کی تقاریر اور بیہ شادی کے موقع پر تصاویر کا نکالنا اور ویڈیو کیسٹ پر پروگرام کو ریکارڈ کرنا یا دگر کے طور پر یا علمائے کرام کی تقاریر سے تبلیغ و ہدایت کی نیت سے ویڈیو بنانا جائز ہے کہ نہیں؟
المستفتی محمد اصحاب نبی بخش اشرفی
نائب صدر جمیعة الاسلام ڈین ہاگ (ہالینڈ)

اللهم هدايته الحق واصواب

الجواب : مذکورہ بالا سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل ویڈیو کیمرے کی حقیقت اور نوعیت سے واقف کار نہیں ہے جیسی اس نے اس کو (Photographic Instrument) تصویر کشی کا آلہ سمجھ لیا ہے اور اس کے خیال میں ویڈیو کیسٹ کے فیتے (Ribbon & Flim) میں تصویریں ہوتی ہیں جنہیں ٹی وی کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے حالانکہ تحقیق اس کے خلاف ہے۔ میں نے اس سلسلے میں بذات خود ویڈیو اور ٹی وی کے مسلم وغیرہ مسلم ماہرین (Scholars) سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کیں۔ تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں ریز (RAYS) شعاعوں کرنوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔ ٹیپ ہو جانے کے باوجود جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوتی بلکہ وہ غیر مرئی (Invesible) ہوتی ہیں اسی طرح ان ریز (RAYS) کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی جنہیں دیکھا جاسکے۔

المختصر ویڈیو کیمرے کا کام انہیں غیر مرئی ریز (RAYS) اور آوازوں کو ٹیپ کرنا ہے۔ لہذا اس کو ان فلمی فیتوں (Ribbons & Films) پر قیاس کرنا صحیح نہیں جن میں باقاعدہ تصویریں چھپتی ہیں جو دیکھی بھی جاسکتی ہیں اور جنہیں پردہ سیمین (Screen) پر بڑا (Enlarge) کر کے بھی دکھایا جاتا ہے۔ ویڈیو کیسٹ کے ٹیپ (Magnetic) مقناطیسی ہوتے ہیں جو مذکورہ ریز (RAYS) (کرنوں) کو جذب کر لیتے ہیں پھر جب انہیں ٹی وی کے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان ریز (RAYS) کو صورت میں بدل کر اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے۔ چونکہ یہ صورت متحرک (Movable) اور غیر تار ہوتی ہے اس لئے اس کو عام آئینوں (Mirrors) کی صورت پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جب تک آئینے کے روبرو ہے اس میں صورت رہے گی اور ہٹ جانے کی شکل میں ختم ہو جائے گی۔ یوں ہی جب تک ویڈیو کا رابطہ ٹی وی سے رہے گا تصویر نظر آئے گی اور رابطہ منقطع (Disconnect) ہوتے ہی تصویر فنا ہو جائے گی۔ رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ کرنے کے لئے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جا کے صورت نظر آتی ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے ان متحرک وغیرہ تار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیرہ تار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیرہ تار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ پردہ فلم کی تصویریں درحقیقت جامد وساکن (Astringent) ہوتی ہیں جس کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے ویسے ہی پردہ فلم پر جن جامد وغیرہ متحرک (Astringent & Immoveable) تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے غیر متحرک و جامد ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں اور جب اس کے ریز (RAYS) ٹی وی میں پہنچ کر تصویر کی شکل اختیار کرتے ہیں تو وہ

متحرک اور غیر قرار ہوتے ہیں۔ اس لئے ٹی وی کی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جاسکتا۔ اس مقام پر یہ بات بھی خالی از فائدہ نہیں کہ جن پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ کے بغیر براہ راست ٹی وی سے نشر کیا جاتا ہے ان میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کیمروں اور مشینوں کے ذریعہ انہیں ریز (RAYS) کو ٹی وی ٹاور تک پہنچایا جاتا ہے۔ ٹی وی ٹاور انہیں اکٹھا کر کے ٹی وی بکس کی طرف منتقل کر دیتا ہے پھر وہی صورت ہو جاتی ہے جو ویڈیو کیسٹ کے رابطہ کی صورت میں ٹی وی سے ظاہر ہوتی ہے اور سارے مناظر نظر آنے لگتے ہیں۔ چونکہ یہ آلات جدید ہیں اس لئے مذکورہ بالا تحقیق نہایت ضروری تھی اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون، ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کرنے کے معاملے کی طرح ہے جس طرح بالاتفاق گراموفون و ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جاسکتی ہے جس کا سننا ان کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر اُن چیزوں کو دیکھا جاسکتا ہے جس کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا اور سنا جاسکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو۔ رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہے چونکہ قلم میں جامد و غیر متحرک تصاویر ہی بنیاد ہیں اس لئے ان کو دیکھنے اور سننے کے تعلق سے جائز و ناجائز کا مذکورہ بالا فرق نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اگر بالفرض کوئی ایسی قلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نعمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں۔ ان تفصیلات کے بعد سائل کے سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جواب کی یہ صورت ہوئی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ بیاہ شادی کے موقع

کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہ ہو تو ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جاسکتے ہیں اس صورت میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ آج کل شادی بیاہ میں بے پردگی اور بے حجابی کے سبب عورتیں ہر پروگرام میں پیش نظر آتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ ویڈیو کو ان مناظر سے بچایا جائے۔ اس لئے کہ جس طرح نامحرموں کے سامنے ان کا آنا اور نامحرموں کا ان کو دیکھنا اور ان کا گانا سننا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ٹی وی پر بھی ان کو دیکھنے اور ان کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے گا۔

علمائے کرام کی تقاریر، نیز دینی و مذہبی پروگرام کی نشر و اشاعت کے لئے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنے اخلاق و کردار کو خراب کر رہے ہوں، نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں، نہایت مناسب عمل ہوگا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی، مذہبی، علمی، اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہنچا کر ان کے افکار و نظریات کی اصلاح اور اعمال و افعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و اصلاح کا کام انجام دیا جائے۔

اسی طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر۔

هذا ماظهر لى الان ولعل الله يحدث بعد ذلك امر والله تعالى اعلم

وعلمه جل مجده اتم واحكم فقط

انا الفقير الى حضرة الرب الغنى السيد محمد مدني الاشرقي البجلاني

جانشین مخدوم المملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

غزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی

کا تائیدی مکتوب

رئیس المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی الاشرافی البجیلانی دامت معالیمہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ - مزاج اقدس ؟

حضرت کا مکتوب گرامی شرف صدور لایا۔ یاد فرمائی کا بے حد شکریہ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء و فتاویٰ کو بغور سنا، تینوں فتاویٰ حضرت کی فہم و ذکاوت اور تحقیق و جستجو کا منہ بولتا شاہکار ہیں۔ بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابل تحسین و آفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ بزرگان دین اور علماء اُمت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن و خوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کی انشراح صدر اور علوم عقلی و نقلی میں مہارت تامہ کا مظہر اتم ہے۔ خصوصاً طرز استدلال اور انداز تحریر باعث رشک ہیں۔

میں ہر سہ فتاویٰ میں آپ سے متفق ہوں۔ بالخصوص ویڈیو کیسٹ، ٹی وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز و ناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتویٰ قلمبند فرمایا وہ قابل تقلید ہے۔ اسی طرح فوٹو کے مسئلے میں بھی حضرت نے علماء اہلسنت کے تمام اقوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممنوع اور ناجائز صورتوں کو ممتاز فرما کر آپ نے حق واضح فرمادیا۔

نمازِ عشاء کے اوقات کے سلسلے میں، میں نے بھی ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جو پیش خدمت ہے۔ میں بارگاہِ عظمت پناہ میں صمیم قلب سے دُعا گو ہوں کہ آپ جیسے اہل علم اور صاحب فہم و ذکاوت حضرات کا سایہ اہلسنت پر تادیر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام مع الاحترام

سید احمد سعید کاظمی

محقق دوران فقیہ العصر

علامہ مفتی شریف الحق امجدی کا فتویٰ

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ویڈیو اور ٹی وی پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ و حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تصویر اور ایمان لانا دکھایا جا رہا ہے۔ اس کا دیکھنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ علمائے اہلسنت نے فلم کو جائز قرار دیا ہے تو وہ کون کون سی فلم ہے جس کے جواز کا فتویٰ علمائے اہلسنت نے دیا ہے اور تمام علماء کرام کی بارگاہ میں یہ التماس ہے کہ الفتنة اشد من القتل کا کیا مطلب ہے؟ مکمل واضح فرما کر جلد سے جلد بحوالہ کتب صحیح جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

جواب : ایسی فلم دیکھنی جس میں صحابہ کرام کے فوٹو ہیں حرام و گناہ ہے۔ صحابہ کرام میں کسی کی کوئی تصویر کبھی نہیں بنی، پھر اس کی فلم کیسے تیار ہوئی۔ ظاہر ہے کہ کسی آوارہ فلم ایکٹر کو حضرت بلال بنایا گیا، کسی کو حضرت حمزہ۔ یہ صحابہ کرام کی کتنی بڑی توہین ہے کہ آوارہ بدکردار ایکٹروں کو صحابہ کرام کے روپ میں پیش کیا گیا، اس لئے ایسی فلم دیکھنی قطعاً یقیناً حرام و گناہ ہے۔ سینما کی کوئی بھی فلم ہو اس کا دیکھنا ناجائز و گناہ ہے اس لئے کہ اس کی فلم میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ویڈیو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور جو جواز کے قائل ہیں وہ بھی صرف اسی حد تک کہ جو منظر ہو فی نفسہ جائز ہو، مثلاً کوئی مرد خبر سنا رہا ہے، تقریر کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر عورت کا عکس ہو تو مطلقاً ناجائز، اگرچہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہو، نعت پڑھ رہی ہو۔ اسی طرح ناچ گانا باجہ وغیرہ کا دیکھنا سننا حرام و گناہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصل جس کا

جائز اس کا عکس بھی دیکھنا جائز ہوگا اور اصل حرام تو عکس بھی حرام۔ یہی تفصیل سننے میں بھی ہے۔ وہ بھی انہیں علماء کے نزدیک جو ویڈیو کیسٹ میں تصویر نہیں مانتے ورنہ مطلقاً ناجائز خواہ مرد ہی کا عکس ہو خواہ وہ دینی تقریر کر رہا ہو خواہ کسی حاکم کسی پیر کا عکس ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفتنة اشد من القتل کا مطلب یہ ہے کہ مذہب اور مسلمانوں کے خلاف شورش برپا کرنا قتل سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ قتل محدود رہ جاتا ہے اور شورش کبھی کسی پوری بستی پورے ملک کو اور دنیا کو تباہ کر دیتی ہے۔

محمد شریف الحق امجدی

دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور - ۹ صفر ۱۴۰۶ ہجری

ماہنامہ 'الاشرفیہ کراچی'

ماہنامہ 'الاشرفیہ کراچی' کے ایڈیٹر نے اپنے شمارے دسمبر ۱۹۸۶ء میں صفحہ ۳۶ پر ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ کی شرعی حیثیت والے مضمون پر یہ کپیشن تحریر فرمایا ہے۔
 ”حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں مدظلہ العالی کا تعلق خانوادہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھو شریف سے ہے موصوف محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی قدس سرہ کے لائق فرزند ہیں۔ اپنی مفکرانہ اجتہادی فکر اور مبلغانہ سعی و کوشش کی بنا پر عالمی شہرت رکھتے ہیں، زیر نظر مضمون آپ نے ایک استفتاء کے جواب میں قلم بند فرمایا ہے۔ ہندوپاک کے جلیل القدر علماء نے اس کی تائید و توثیق فرمائی ہے بالخصوص غزالی دوراں، رازی زماں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہ کی تائید و توثیق کے بعد یہ سمجھنا بالکل بجائے ہوگا کہ یہ مسئلہ ہی حل ہو گیا ہے۔

ماہنامہ الاشرفیہ کراچی دسمبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۳۹

”مولانا مدنی میاں کے اس فتوے کی تائید ہندوستان کے مفتی شریف الحق امجدی صاحب، ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار کے مفتی عبدالواحد صاحب اور دارالعلوم غریب نواز الہ آباد کے مفتی شفیق احمد صاحب مدظلہم العالیہ نے بھرپور طریقے سے کی ہے اور پاکستان کی مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان نے (حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کورئیس المحققین کے خطاب سے نواز کر) تائیدی مکتوب تحریر فرمایا ہے (جو اس کتاب کے صفحہ ۱۰ پر موجود ہے)

بحر العلوم علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ

عالم اسلام کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے سابق امیر و شیخ الجامعہ اور صدر مصلح دائرہ المعارف حیدرآباد، بحر العلوم حضرت علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ نے بھی ایک مضمون بعنوان ’تصویر و فوٹو اور ٹی وی ویڈیو اور ان کا حکم شرعی‘ رقم فرمایا، اس مضمون کا بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں :

’بہر حال ان جدید ایجادات کو ناجائز و حرام نہیں کہا جاسکتا۔ اور ان کے استعمال سے بالکل نہیں روکا جاسکتا۔ اور نہ صحیح استعمال کو ممنوع قرار دیا جاسکتا ہے۔ اصولی طور پر فرضیت یا حرمت کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی درکار ہے اور جس طرح ایک حرام کو حلال قرار دینا اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ کفر کی حد کو پہنچا دیتا ہے اسی طرح ایک حلال کو حرام قرار دینا بھی اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے‘ (روزنامہ سیاست (حیدرآباد) ۱۲/ جون ۱۹۸۵ء)

﴿موجودہ شیخ الجامعہ (جامعہ نظامیہ) مفکر اسلام علامہ مفتی خلیل احمد بھی ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں چنانچہ آپ کے تاریخی مفکرانہ خطبات ’خطبات دکن‘ ویڈیو کیسٹس‘ سی ڈیز اور کیمروں میں محفوظ و مقید ہیں﴾

حضرت علامہ جلال الدین حسامی کامل

حضرت علامہ جلال الدین حسامی کامل جانشین حضرت محمد حسام الدین فاضل رحمۃ اللہ علیہ نے 'ٹی وی اور ویڈیو کا فقہی جائزہ' کے عنوان سے ایک دقیق مضمون تحریر فرمایا اس میں سے ایک اقتباس حاضر خدمت ہے :

'اور جیسے ریڈیو سے صرف خبریں یا قرأت یا اصلاحی اور جائز تقاریر سن لینا بُرا نہیں، ویسے ہی ٹی وی اور ویڈیو سے بھی ایسی چیزیں اور غیر ممنوع مناظر دیکھ لینا جائز پایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ٹی وی کو بھی مشروط طور پر دیکھنا اسی طرح جائز ہے جس طرح مشروط طور پر دو یا تین یا چار بیویوں کو وقت واحد میں رکھنا جائز ہے'

مذکورہ بالا اقتباس میں 'مذکورہ علمائے ملت اسلامیہ اور اکابرین اہلسنت کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ وہ ٹی وی کے مذکورہ استعمال کو ناجائز و حرام سمجھ کر ایسا کرتے ہیں' میرے خیال میں قابل مذمت اور بدترین سوء ظنی کا مظاہرہ ہے۔ لہذا ان کی عظمت شان سے جو بات میل کھاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے نزدیک ٹی وی کا مشروط استعمال بالکل جائز ہے۔

پاکستانی ٹی وی پروگرامس پر

ماہنامہ المیزان کا تبصرہ

'ٹی وی کے پروگرام کے بارے میں احباب نے بتایا کہ دور بھٹو میں ہماری اخلاقی قدروں کو پامال کرنے کے لئے ٹی وی بھی اہم رول ادا کر رہا تھا جب بٹن آن کرتے تو رقص و سرور کے اخلاق سوز مناظر سامنے آتے تھے، لیکن ادھر دس سال سے جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے جہاں بہت سی بے راہ رویوں کو لگام دی ہے ذرائع ابلاغ

کے اس اہم ترین شعبہ ٹیلی ویژن کو بھی تہذیبی و اخلاقی فریم میں فٹ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اب پاکستان ٹی وی فحاشی اور عریانیت کی بجائے اخلاقی، روحانی و دینی اساس پر پروگرام پیش کرتا ہے اب لوگ اپنے ٹی وی کے ذریعہ علمائے کرام کے بیانات، شرعی مسائل اور دین و دنیا کی بھلائی کے موضوعات سنتے ہیں۔ ہماری نئی نسل اور معصوم بچے جن پر ٹی وی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اب ان کے ذہن و فکر، دل و دماغ میں اسلامی و اخلاقی اقدار کے لازوال نقوش بھی ابھرتے ہیں۔ صحیح سمت میں پاکستان ٹی وی کی ترتیب و ترسیل ہی کا نتیجہ ہے کہ مذہبی جماعتیں مذہبی پروگرام پر چھا جانے کے لئے تنگ و دو کرتی نظر آ رہی ہیں۔

جماعت اسلامی، جمعیتہ العلماء اسلام، اہل حدیث اور اہل تشیع کے ساتھ ساتھ سوادِ اعظم کے اکابرین بھی ٹی وی پر خطابات کرتے ہیں، دین و شریعت پیش کرتے ہیں۔ ضیاء الامت علامہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ، الازہری، حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری اشرفی، صاحبزادہ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب اعظمی (مصنف بہار شریعت)، حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی اشرفی (صدر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)، حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی سربراہ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری، حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی اشرفی (صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت علامہ حکیم سید خلیل احمد قادری اشرفی سربراہ اعلیٰ جامعہ حسناات العلوم لاہور، حضرت علامہ فضل کریم قادری رضوی (صاحبزادہ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب قادری رضوی)، حضرت علامہ ابوالحسن حقانی اشرفی صاحب، حضرت علامہ مفتی جسٹس شجاعت علی صاحب، حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی صاحب اور بہت سے اکابرین اہلسنت باضابطہ ٹی وی پروگراموں میں آتے ہیں اور اہلسنت سوادِ اعظم کی باقاعدہ نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ (ماہنامہ المیزان اکتوبر ۱۹۸۶ء)

حضرت اویس رضا قادری کے ٹی وی پر نعتیہ محافل اور تبلیغ اسلام

حسان العصر شاعر خوش الحان حضرت اویس رضا قادری اب عالم اسلام کی مشہور ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہندوپاک بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اپنے لحنِ داؤدی کے ذریعہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام 'حدائقِ بخشش' پیش فرماتے ہیں۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا قادری کی نعتیہ محافل سے روحانی کیف و سرور کا سماں پیدا ہو رہا ہے۔ حضرت اویس رضا کی روح پرور نعت سن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے سامعین کے دلوں میں عشقِ رسالت کے چراغ روشن ہوتے ہیں اور عالم تصور میں روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔ حضرت اویس رضا قادری کی شیریں آواز سے غیر متعارف حلقوں میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا کما حقہ تعارف اور حدائقِ بخشش کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اب دنیا کے گوشہ گوشہ میں کلامِ رضا کی دھوم مچی جا رہی ہے اور سب کی زباں پر کلامِ رضا گنگنا یا جا رہا ہے۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا کی نعتیہ محافل سے ماحول میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے جس سے بد مذہب عناصر کے حلقوں میں سنسنی اور کھرام مچ چکا ہے۔ باطل فرقے اب الجھن کا شکار ہو چکے ہیں۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا قادری کو سننے کے بعد وجد کے عالم میں یہ اعتراف کرنا ہی پڑے گا :

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے سکتے بٹھا دیئے
حضرت اویس رضا قادری کی نعتیہ کیسٹس اور سی ڈیز اب لاکھوں بلکہ کڑوڑوں کی تعداد میں دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ سنسان سڑک ہو یا گنجان آبادی، مصروف ترین بازار ہو یا پرسکون رہائشی علاقہ ادھر جاؤں یا ادھر جاؤں ہر جگہ حضرت اویس رضا قادری کی گونج سنائی دیتی ہے۔ نعتیہ کلام یقیناً قلبِ مومن کی دنیا بدلتا ہے۔

یہی رُوح کی غذا اور زباں کا ذائقہ ہے۔ نعتیہ کلام سے عشق و محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہوتا ہے۔ عقیدہ میں پختگی، روح میں بالیدگی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ سائنسی ایجادات خصوصاً ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کے سلسلے میں حضور شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا فتویٰ اہلسنت و جماعت کی رہنمائی نہ کرتا تو حضرت اولیس رضا قادری کی خدمات کا دائرہ تنگ و محدود ہو کر رہ جاتا۔ حضرت اولیس رضا قادری کی مقبولیت یقیناً حضور شیخ الاسلام کی عطا ہے جو انہوں نے فتوے سے بھرپور استفادہ فرماتے ہوئے ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال کیا ہے۔ حضرت اولیس رضا قادری اگر پردہ ٹی وی (Screen) پر نظر آرہے ہیں تو پردہ ٹی وی کے پیچھے (Background میں) حضور شیخ الاسلام کا فتویٰ ہے جو ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی جواز پیش کر رہا ہے۔ بلاشبہ ایک وسیع النظر عالم اور فقیہ کے فتوے سے سارا عالم مستفید ہو رہا ہے۔ یقیناً وہ محبوب الخواص اور فقہی بصیرت سے محروم ہے جو سائنسی ایجادات سے فائدہ اٹھانے اور ان کے استعمال کو حرام قرار دیتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ٹی وی پر تقاریر اور ویڈیو سی ڈیز

دورِ حاضر کے عظیم اسلامی مفکر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، اسلام کے مذہبی و روحانی، تاریخی و اخلاقی، قانونی و شرعی، سیاسی و سماجی، معاشی و اقتصادی، سائنسی اور تقابلی مطالعے جیسے موضوعات پر جدید الیکٹرانک میڈیا سے استفادہ کرتے ہوئے ٹی وی پر ہزاروں لکچرز دیئے ہیں۔ پروفیسر صاحب کی 1000 سے زائد کتب عربی، انگریزی اور اردو میں منظر عام پر آچکی ہیں جب کہ 500 سے زائد مسودات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ پروفیسر طاہر القادری کے ساتھ میں مولانا ضیاء الدین مدنی اشرفی اور غزالی زماں

علامہ سید احمد سعید کاظمی (شاگرد رشید حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی) جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی اشرفی اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی دونوں ہی شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت امام العارفین شبیبہ غوث الثقلین محبوب ربانی سید شاہ علی حسین اشرفی میاں جیلانی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں..... اس طرح پروفیسر طاہر القادری کو اپنے دونوں اساتذہ کے ذریعہ خانوادہ اشرفیہ کا علمی و روحانی فیض حاصل ہوا ہے۔ حضور شیخ الاسلام کے والد محترم مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک ایسے جلسہ میں جس میں دیڑھ دو سو جید علماء اور دانشوران عصر موجود تھے اور عوام کا ایک جم غفیر تھا اس اجلاس میں علامہ سید احمد سعید کاظمی کو غزالی زماں کے خطاب سے نوازا۔ حضور محدث اعظم ہند اور خانوادہ اشرفیہ سے محبت و عقیدت کے سبب حضرت غزالی زماں اور حضور شیخ الاسلام کے مستحکم روابط قائم رہے۔

حضرت غزالی زماں نے حضور شیخ الاسلام کے فتاویٰ کی بھرپور تائید و حمایت فرماتے ہوئے ’رئیس المحققین‘ کے لقب سے یاد فرمایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جس وقت ڈاکٹر طاہر القادری اپنے استاذ غزالی زماں سے تحصیل علم فرما رہے تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کو غزالی زماں نے نہ صرف سند علم عطا فرمایا بلکہ حضور شیخ الاسلام کا تاریخی فتویٰ بھی عطا فرمادیا، جس سے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھرپور استفادہ فرما رہے ہیں۔ آج پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے لاکھوں بلکہ کروڑوں ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ویڈیو ٹی وی، کمپیوٹر اور انٹرنٹ کے شرعی استعمال کی بدولت آج تحریک منہاج القرآن کا نیٹ ورک دنیا کے 80 سے زیادہ ممالک میں قائم ہے۔ بلا جھجک و تردد یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ پروفیسر طاہر القادری کی شخصیت کو نکھارنے اور عالمگیر بنانے میں حضور شیخ الاسلام کے فتوے نے رہنمائی کی ہے۔

QTV پر علمائے اہلسنت کے مذہبی بیانات اور شرعی مسائل

QTV عصر حاضر میں اسلام اور سنت کی عظیم خدمات انجام دے رہا ہے۔ اخلاقی، روحانی و دینی اساس پر پروگرام پیش کر رہا ہے اب لوگ اپنے ٹی وی کے ذریعہ علمائے کرام کے بیانات، شرعی مسائل اور دین و دنیا کی بھلائی کے موضوعات پر سن رہے ہیں۔ ذہن و فکر، دل و دماغ میں اسلامی و اخلاقی اقدار کے لازوال نقوش بھی اُبھر رہے ہیں۔ بہت سے اکابرین اہلسنت باضابطہ QTV پروگراموں میں آتے ہیں اور اہلسنت سواد اعظم کی باقاعدہ نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ چند قابل ذکر علمائے کرام حسب ذیل ہیں :

پروفیسر پیر سید مظہر سعید کاظمی (شہزادہ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی)

علامہ غلام حسن قادری (مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)

مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی

مولانا مفتی عباس رضوی

پروفیسر مفتی نیب الرحمن

مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی اشرفی

حضرت علامہ مفتی ابراہیم قادری

علامہ مفتی محمد یار خاں قادری اشرفی

حضرت علامہ سید تراز الحق قادری حسان العصر حضرت اولیس رضا قادری

مولانا محمد اکمل قادری عطاری

QTV پر حضرت اولیس رضا کی نعتیہ محافل سے ماحول میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے جس

سے بد مذہب عناصر کے حلقوں میں سنسنی اور کھرام مچ چکا ہے۔ QTV کی وجہ سے باطل فرقے اب الجھن کا شکار ہو چکے ہیں۔ دُنیاۓ وہابیت میں QTV کی وجہ سے تہلکہ مچ چکا ہے اور QTV کے خلاف بد عقیدہ عناصر کے جذبات بھڑک رہے ہیں۔ QTV قصر وہابیت کی بنیادوں کو ڈھانے والا چیلنج ثابت ہو رہا ہے۔ وہابیت لرزہ باندام ہے اور اپنا فکری دائرہ تنگ ہوتا ہوا محسوس کر رہی ہے۔ QTV پر علمائے اہلسنت و جماعت کی دینی خدمات قصر وہابیت پر ہم ثابت ہو رہی ہیں۔

سائنسی ایجادات اور فقہی بصیرت

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی۔ خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ حیدر آباد

سائنس نے مادی ترقی کے میدان میں جو حیرت انگیز ایجادات کی ہیں اُس کی تاریخ بھی بڑی منفرد ہے۔ مشہور محقق P.N. Joshy اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ریل گاڑی کو جب پہلی مرتبہ سرزمین ہند پر وجود بخشا گیا تو ہندوستان کے بیٹھار دیہاتی اُس کی چال و رفتار پر ششدر ہو کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ جب ہندوستان میں سب سے پہلے برقی کا استعمال کیا گیا تو بیشتر دیہاتوں سے آواز اُٹھنے لگی کہ حکومت ہمیں موت کے گھاٹ اُتارنے کے لئے کرنٹ کے تار بچھا رہی ہے۔ علم و عقل کی ارتقاء سے قبل ناخواندہ دیہاتی انسان، عصری ایجادات کو سمجھنے سے قاصر رہا لیکن سائنس نے اپنے حیرت انگیز تحقیقی میدان میں وہ گل کھلائے کہ آواز کو تک مقید کر لیا گیا اور دُور و نزدیک کے انسانی فاصلوں کو سمیٹ کر آواز کے فاصلوں کو ایک دوسرے کے کان سے منسلک کر دیا گیا۔ فضاؤں میں تیز رفتار طیاروں نے انسانی سفر کو آسان کر دکھایا۔ عقل انسان کی ارتقاء اور ان سائنسی ایجادات کی ایجاد سے قبل ان کے تخیل کو کسی کے سامنے پیش کیا جاتا تو ممکن تھا کہ کم عقل انسان ان باتوں کو افسانہ سے بڑھ کر کچھ اہمیت نہ دیتا۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام اعظم ثانی محی الحقیق مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کو علم فقہ میں جو مقام و مرتبہ اور کمال و دہیت ہوا تھا وہ بہت کم علماء کو حاصل ہوا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ اُن کے معاصرین میں اُن کا کوئی سہیم و نظیر نہ تھا۔ فاضل بریلوی کے کمالات عالیہ میں سے عظیم الشان فقہی مقام کا تصور کیجئے کہ جب دُنیا میں پہلی مرتبہ کاغذی نوٹ کا چلن شروع ہوا تو عالم اسلام میں تہلکہ مچ گیا۔ کاغذی نوٹ کے استعمال کے جواز اور عدم جواز اس پر زکوٰۃ کے جائز اور ناجائز ہونے پر بحثیں ہونے لگیں۔ دیوبندی عوام جب اپنے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی سے رجوع ہو کر اس مسئلہ میں دریافت کی تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ مسئلہ پیچیدہ اور بندے کے نزدیک زیرِ غور ہے۔ علمائے عرب جب اسی مسئلے میں فاضل بریلوی سے رجوع ہوئے تو آپ نے کاغذی نوٹ کے چلن کے جواز میں رسالہ 'کفل الفقہ الفاہم فی قرطاس و دراہم' تحریر فرمایا اور کاغذی کرنسی کے چلن کو جائز قرار دیتے ہوئے عالمی سطح پر پہلا فتویٰ جاری فرمایا۔

الغرض زمانہ کروٹ لیتا ہے ﴿تلك الايام نداولها بين الناس﴾ عصری ایجادات نے پھر عالم اسلام کے سامنے ایک سوال چھوڑا کہ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلامی تبلیغ جائز ہے یا ناجائز؟ اس کے شرعی جواز پر حضور شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المحققین نائب غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہم نے اپنی روحانی بصیرت و فقہی بصارت سے اسلام کی آفاقی ضرورت دینی دعوت کے تقاضے اور اُن کی اہمیت اور یہود و نصاریٰ کی الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ فتنہ انگیزیوں کے منہ توڑ جواب کے لئے الیکٹرانک میڈیا کے استعمال کو عالمی سطح پر سب سے پہلے جائز قرار دے کر علماء و واعظین عظام، مفتیان کرام و محدثین مدرسین و نعت خوان حضرات کو الیکٹرانک میڈیا کے استعمال کا حوصلہ بخشا۔

آج کے دور میں اگر کوئی 'ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال' کو حرام قرار دے تو وہ یقیناً بے توقیر اور ذہنی طور پر ناخواندہ دیہاتی کے مثل پسماندہ ہے۔

زمانہ ہم سے جو ہر ہم دکھائی دیتا ہے ہماری بات میں کچھ دم دکھائی دیتا ہے

مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی

(چیف قاضی ادارۃ شرعیہ کرناٹک - بنگلور) کا ایک اہم فتویٰ

ٹی وی پر اسلامی تعلیمات جائز یا ناجائز؟

سوال : آج جب کہ ریڈیو کی جگہ ٹیلی ویژن گھر گھر پہنچ گیا ہے جس میں مختلف چینلوں کے ذریعہ طرح طرح کے پروگرامس آتے ہیں اور اچھے بُرے ہر طرح کے مناظر دکھائے جاتے ہیں، بوڑھے بزرگوں میں بھی بہت کم ایسے متقی اور پرہیزگار لوگ ہوں گے جو کم سے کم خبروں کے لئے اس کا استعمال نہ کرتے ہوں، کچھ چینلوں ایسے بھی ہیں جن کے ذریعہ خالص اسلامی پروگرامس دکھائے جاتے ہیں، تو کیا ٹی وی میں ان پروگراموں کو دیکھا جاسکتا ہے؟ اور اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹیلی ویژن کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس میں جاندار کی تصویریں ہوتی ہیں، اس لئے ٹی وی میں ان خالص اسلامی پروگراموں کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ غلام مختار قادری خطیب و امام مسجد درگاہ حضرت کبیل پوش بنگلور

جواب : استفتاء میں سائل کے الفاظ 'کیا اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹی وی کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟' سے صاف و واضح ہے کہ سائل یہاں یہ معلوم کرنا نہیں چاہتا ہے کہ ٹی وی خرید کر لانا اور اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بلکہ وہ یہ جانتا ہے کہ آج لوگ دنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا لاشعوری طور پر بعض

خلاف اسلام پروگرام دیکھنے اور سننے میں بھی اس کا استعمال کر رہے ہیں، البتہ وہ یہاں صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ اگر کسی چینل سے ایسا پروگرام پیش ہو رہا ہے جو خالص دینی تعلیمات پر مبنی ہے تو ٹی وی پر اس پروگرام کے دیکھنے اور سننے کو ٹی وی کی خرید و فروخت اور اس کے استعمال کے عام کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے، اس خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھا نہ جائے اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل نہ کی جائیں تو بھی جو لوگ دنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر بعض خلاف اسلام پروگرام سننے اور دیکھنے میں اس کا استعمال کر رہے ہیں، وہ کرتے ہی رہیں گے۔ الغرض! سائل کا سوال ٹی وی خرید کر لانے اور اس کا استعمال عام کرنے کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ صرف اس بات سے ہے کہ کسی چینل سے خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام ہو رہا ہو تو اسے دیکھا اور سنا جاسکتا ہے یا نہیں؟

یہاں اس سوال پر مجھے بخاری شریف کی وہ حدیث یاد آ رہی ہے جس میں کوفہ کے ایک شخص نے حادثہ کربلا کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجھڑ مارنے کے سلسلہ میں استفتاء کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح کا سوال ایسے ہی اشخاص سے متعلق ہو سکتا ہے جو انسانی خون تک بہانے میں درلغ نہ رکھتے ہوں۔

جاندار کی تصویر بنانا بلاشبہ حرام ہے۔ احادیث میں اس پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں، مگر تصویر بنانا دوسری چیز ہے اور دیکھنا دوسری چیز۔ ٹی وی پر پروگرام دیکھنے والوں کے لئے تصویریں بنانا ضروری تو نہیں۔ وہ تو بنائے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ جو علماء ٹی وی پر خالص دینی پروگرام بھی دیکھنے کو ناجائز بتاتے ہیں اور اس کے ناجائز ہونے کی علت تصویر دیکھنے کو قرار دے رہے ہیں، تو کیا وہ اسی بنیاد پر لغت اور طب کی باتیں کرتے ہیں بلکہ بالعموم اخبارات کا دیکھنا اور پڑھنا بھی حرام قرار دیں گے؟ کیا وہ علماء تصویر کی وجہ سے پاسپورٹ اور ویزہ حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے

بلکہ ڈرائیونگ لائسنس تک بنوانے کو بھی ناجائز و حرام سمجھ کر اس سے خود بھی احتراز کر رہے ہیں؟ اور عام مسلمانوں کو اس ناجائز کام سے بچنے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ کیا خود ان علمائے اصاغر، معاصرین بلکہ بیشتر اکابر کی نوع بنوع تصویروں سے آئے دن اخبارات کے صفحات سجائے نہیں جاتے ہیں؟

جب وہ علماء اخبارات اور لغت و طب کی با تصویر کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کو حرام قرار نہیں دیتے ہیں، پاسپورٹ اور ویزہ حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے اور ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کو ناجائز و حرام ٹھہرا کر مسلمانوں کو اس سے بچنے کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں، بلکہ خود بھی اس سے احتراز نہیں کر رہے ہیں، تو کیا صرف خالص اسلامی تعلیمات پر مبنی ٹی وی پروگرام ہی ان کے فتاویٰ کا مشق ستم بننے کے لئے ہے؟ آج وہ لوگ جو نہ تو اسلامی تعلیمات سے صحیح طور پر واقف ہیں، نہ ہی ان کو اس کی چنداں فکر یا موقع ہے، وہ ٹی وی پر شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلام مخالف پروگرام دیکھ کر متاثر ہو رہے ہیں، ان کے ذہن و فکر کی تطہیر کے لئے کون سا ایسا مؤثر ذریعہ ہے جو اس کا بدل بن سکے؟ فقہ و افتاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دو مصیبتیں درپیش ہوتی ہیں تو بڑی مصیبت سے بچنے کے لئے مجبوراً چھوٹی مصیبت کو گلے لگا لے۔

بہر کیف جو چینل دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام نشر کرتا ہے، ٹی وی پر اُس کے اس دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھنا، سننا اور اُس سے اسلامی تعلیمات حاصل کرنا موجودہ حالات میں نہ صرف جائز بلکہ نہایت مستحسن ہے۔ (ماہنامہ جام نور ڈسمبر ۲۰۰۴ء)

ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر ایک نئی صبح کا آغاز

مولانا خوشنور رانی

نبیرہ رئیس القلم علامہ ارشد القادری

انیسویں صدی کے نصف آخر میں ٹیلی ویژن کی ایجاد کے بعد انفارمیشن ٹکنالوجی میں کمپیوٹر ایک ایسی ہمہ جہت حیرت انگیز ایجاد ہے جس نے پوری دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے اور اس تھا ایک مشین کے ذریعے آج ہزاروں کام انجام پا رہے ہیں یہ ہزاروں افراد کے کام تھا برق رفتاری سے انجام دے سکتا ہے اور دے رہا ہے آج دنیا کا کوئی بھی شعبہ اس کے وجود کے بغیر نامکمل اور مفلوج تصور کیا جاتا ہے۔ آج ہم اس کے ذریعے گھر بیٹھے دنیا کی ہزاروں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور اپنے کارناموں سے دنیا کو متعارف کروا رہے ہیں۔ کل تک جو کام ٹی وی، ریڈیو، فون، فیکس، ٹیکس، وی سی آر اور ٹیپ ریکارڈ سے الگ الگ لئے جاتے تھے آج تھا کمپیوٹر نے ان تمام چیزوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنٹ کی ایجاد نے جہاں آج انسانی زندگی کو ترقیات کی منہائے کمال پر پہنچا دیا ہے وہیں آج اس کے ذریعے فواحش کی اشاعت اور جرائم کے نت نئے انداز وجود میں آ رہے ہیں ہم اگر اس پر اسلامی معلومات حاصل کر سکتے ہیں علماء کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے روح پرور بیانوں کو سن سکتے ہیں تو اسی پر دنیا کی بیشار عورتوں کی ننگی فلمیں اور جنسی مناظر بھی دیکھے جاسکتے ہیں اس کے ذریعے اگر نعت پاک سنی جاتی ہے تو اسی کے ذریعے فحش گانے بھی سنے جاسکتے ہیں اس کے ذریعے اگر ہم ایمان و عقیدے کی دولت بانٹتے ہیں تو اسی کمپیوٹر کے ذریعے گھر بیٹھے بینکوں میں ڈکیتی بھی کی جا رہی ہے۔ ایسے عفریت کو آج ہمارے علماء

وفضلاء نہ صرف اپنے گھروں میں جگہ دے رہے ہیں بلکہ ان کے مدارس میں اس کا وجود اُن کے لئے باعثِ افتخار بنا ہوا ہے۔ یہ بابرکت ہستیاں اس کے وجود کو 'الاصل فی الاشیاء اباحہ' (ہر چیز کی اصل مباح ہے) کی آڑ میں امت مسلمہ کے لئے بھی خیر و برکت متصور کر رہی ہیں۔ یہ علماء اس سے اسلام کی اشاعت کا کام لے رہے ہیں اس پر وہ فحش گانے سن کر اپنے دلوں کو مردہ نہیں کر رہے بلکہ مدح سرکارِ دو جہاں ﷺ سے اپنی رُوحوں کو نیاز مندی کے آداب سکھا رہے ہیں اس پر وہ جنسی مناظر دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جراتِ عصیاں کی دعوت نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم بینا کو جاندار و غیر جاندار تصاویر پر مبنی اسلامی علامات و شعار کے مشاہدے کا خوگر بناتے ہیں آپ کے اس قول مستند سے کسے انکار کی ہمت ہے؟ مگر ہمیں یہاں یہ سوال کرنے کی اجازت دی جائے 'الاصل فی الاشیاء اباحہ' (ہر چیز کی اصل مباح ہے) کے سہارے جب کمپیوٹر ہمارے لئے باعثِ خیر و برکت ہو سکتا ہے تو پھر ٹیلی ویژن کو ہی اس زمرے سے خارج کیوں رکھا گیا ہے؟ جب کہ یہ کمپیوٹر کی ہمہ گیریت کا عشرِ عشر بھی نہیں صرف ناموں کے افتراق سے کمپیوٹر پر الطاف و عنایات اور ٹی وی سے بیزاری کیوں؟ ہم اس کے افادی پہلوؤں کو اپنا کر اس سے تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام کیوں نہیں لے سکتے؟ آخر یہ ہمارے عتاب کا شکار کیوں ہے؟

یہی حالات اخبارات و رسائل کے بھی ہیں۔ آج ہمارے علماء، ملٹی، ملکی اور سیاسی حالات سے آشنائی کے لئے ہندی، اردو اور انگریزی اخبارات کا مطالعہ اپنے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں، مگر جہاں اس میں ملکی و قومی اطلاعات شائع ہوتی ہیں وہیں فلموں اور بے حیائی پر مبنی تصاویر اور اطلاعات بھی رہتی ہیں، مگر یہ تو ہماری طبیعت پر منحصر ہے کہ ہماری آنکھیں اطلاعات کے بین السطور سے ہمارے دل و دماغ میں ملتی و قومی شعور پر وان چڑھاتی ہیں یا پھر ہمیں جنسی تسکین کا سامان فراہم کرتی ہیں؟ مگر

چونکہ ہر چیز کی اصل مباح ہے اس لئے اس کے مطالعے کی نہ صرف تلقین کی جاتی ہے بلکہ اس سے فرار طبائع پر دقیا نویسی کا الزام بھی عائد کیا جاتا ہے۔ یہی صورت حال موبائل اور فون کی بھی ہے مگر طوالت کے خوف سے میں اپنا سوال یہیں پر ختم کر رہا ہوں، کیوں کہ کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے

ایک روشن صبح کا آغاز : زمانہ ایجاد سے آج تک ہندوستان میں ٹیلی ویژن کے جواز اور عدم جواز کا مسئلہ ہمارے لئے ایک ایسی ”زلف گرہ گیر“ کی مانند رہا جو سلجھتا دکھائی نہیں دیتا، اس کا اثبات پروفیسر کلیم الدین کے لفظوں میں ’اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے یا معشوق کی موہوم سی کمر‘ مگر حال ہی میں فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی (چیف قاضی ادارہ شرعیہ کرناٹک) نے ٹیلی ویژن پر دعوت و تبلیغ کے مشاہدے کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ مستحسن گردانا ہے حالانکہ ایک عرصے تک ان کا قلم حامیان ٹی وی پر برق سوزاں بن کر گرتا رہا مگر عصری تقاضوں، دعوت دین میں ٹیلی ویژن کے اہمیت و افادیت اور ضرورت کے پیش نظر جس طرح انہوں نے یہ جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے اور اس کے حق میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کی ہے وہ پوری جماعت کے لئے خوش آئند ہے اب ہمیں بھی نفاق اور خود فریبی کے عمل سے نکل کر اپنے قول و عمل میں متحد ہو جانا چاہئے۔ ٹی وی کے سلسلے میں مفتی صاحب کا یہ فتویٰ گو کہ ابھی مشروط ہے اور فتوے کے بین السطور سے ان کے احتیاط اور جھجک کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے مگر اس پیش قدمی سے ان لاکھوں افراد کو یقیناً امان ملی ہے جن کی آنکھیں اسلامیات کے مشاہدے کے باوجود احساس گناہ سے جھکی جا رہی تھیں۔ عصر حاضر میں دسویں صدی کے مزاج رکھنے والے نمونوں کا اس فتوے پر کیا رد عمل ہوگا؟ یہ تو نہیں معلوم، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس مشروط فتوے (اگر کسی کے یہاں ٹی وی ہے تو اس پر اسلامی پروگرام دیکھنا جائز و مستحسن ہے) کو وہ اپنی انانیت اور دقیا نوس طبیعتوں سے مجبور ہو کر یہ افواہ

اُڑانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑیں گے کہ مفتی صاحب نے تو ٹی وی جائز کر دیا ہے اب اس پر شوق سے فلمیں دیکھی جاسکتی ہیں اور اُن پر گانے بھی سنے جاسکتے ہیں، لیکن ہم مفتی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ایسے شریکوں سے نپٹنے کے لئے اب ہزاروں قلم اور زبان ان کا متحدہ تعاقب کریں گی۔

انانیت کے ہولناک اثرات : آج سے ایک دہائی قبل اسی ٹی وی کی تحقیق اور اس کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ اُٹھا تھا، بحث و مباحثہ سے گزرتا ہوا یہ علمی مسئلہ دشنام طرازی، اشتہار بازی، فحش لڑچکر کی اشاعت، ذاتیات کا تعاقب، حسب و نسب پر اوتھے حملے اور قتل و غارت گری تک پہنچا اور پوری جماعت اہل سنت کے لئے وبال جاں بن گیا۔ مشربی وفاداریوں اور فرضی عقیدت مندوں کے نام پر ابن الوقتوں کی ایک ٹولی اور جعلی ناموں سے مغلفات پر مبنی اکابر و مشاہیر کی خلوت کدو کی داستانیں لکھ کر واجدہ تبسم کے ’نٹھ‘ اور منٹو کے ’لٹاف‘ جیسے افسانوں کو شرمادیا۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ وہی بزرگانِ دین تھے جن کی دست بوسی و قدم بوسی کل تک ہمارے لئے نجات و شفاعت کا ایک بہترین ذریعہ تھی۔ رات کے اندھیروں میں گھوم گھوم کر مذہبی اسٹیجوں سے اپنا پیٹ پالنے والوں اور شعبہ بازوں کو بھی جیسے ایک نیا مواد مل گیا، انہوں نے بھی نعروں کی صدائے بازگشت میں ہماری اکابر ہستیوں کے جبہ و دستار کو فچ چورا ہے پر نیلام کر کے اپنے کاروبار کو غذا فراہم کی۔ آج بھلے ہی پندارِ عقیدت کے بھرم میں ہماری زبان و قلم پر تالے لگ جائیں مگر یہ زمینی حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ یہ سارے اُمور انہی کی سربراہی اور خاموش رضامندی میں انجام پارتے تھے جن کے ناموں کو لیتے ہوئے اُن کے آگے اور پیچھے غلو مندانہ القاب و آداب لگانا ہم عین اسلام سے کم نہیں سمجھتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر اہل سنت و جماعت آج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، مشربی گروہ بندی کے نام پر مسجدیں بٹ گئیں، آپسی اتحاد پارہ

پارہ ہو گیا، نفاق کو راہ ملی، عداوت نے جگہ پائی، مسلکی مخالفین کو ہرزہ سرائی کا موقع ہاتھ آیا اور سب سے بڑھ کر جن بزرگوں کی تعظیم اور خافقاہوں کی پاسبانی ہماری جماعتی روایات رہی وہ ہماری ہی زبان اور قلم کی ضربوں کی تاب نہ لا کر ڈھ گئی۔ اور یہ جماعت اہل سنت کی ایسی بھیاںک اور دلخراش تاریخ ہے جس کو آنے والا مورخ لکھتے ہوئے کانپ اٹھے گا۔

اب بھی وقت ہے کہ اس پیش قدمی کا پر جوش استقبال کیا جائے، انا نیت اور طبقاتی زعم و تعصب کی بوالعجبیوں سے اُوپر اُٹھ کر سوچا جائے کہ ہمیں اہل سنت و جماعت کو کیسے متحد کرنا ہے، مسلک اہل سنت کی توسیع کے لئے جماعت کا ہر فرد راعی اور ذمہ دار ہے جس کے لئے اُسے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ اب تک اس سے نفرت اور گریز نے ہمیں دعوتی سطح پر بہت نقصان پہنچایا ہے، اب اس مسئلے کو ہمیں اشرفی اور رضوی تناظر میں نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ حالات کا تقاضہ اور وقت کی پکار سمجھ کر قبول کرنا چاہئے۔ اگر ایسا ہم نے نہیں کیا اور ان غلطیوں کو پھر سے دہرانے کی کوشش کی تو اب ہم اتنے گروہ میں تقسیم ہو جائیں گے کہ اہل سنت کا تشخص دن کے اُجالے میں بھی پہچانا نہ جاسکے گا۔

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے مشرق و مغرب میں ترے دور کا آغاز ہے
(ماہنامہ جام نور - دسمبر ۲۰۰۴ء)

مناظرہ ملک پور کٹیہار بھار

کے ویڈیو سی ڈیز Vedio CDs

سنی و دیوبندی علماء کے درمیان مورخہ ۸/۹/۱۰ مئی ۲۰۰۵ء بروز اتوار، پیر، منگل سہ روزہ مناظرہ طے ہوا۔ اس مناظرہ میں اہلسنت و جماعت کو فتح مبین حاصل ہوئی، جس کو پچاس ہزار لوگوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا، جن میں سنی و دیوبندی عوام و خواص اور محکمہ پولیس کے سب ہی افسران تھے۔ سنی مناظرہ حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمن کے دلائل قاہرہ

سے دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی نے مہوت و ساکت ہو کر راہ فرار اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کی، مگر خود دیوبندی افراد نے ان کو دوبارہ اسٹیج پر نشست اختیار کرنے پر مجبور کیا، پھر وہ منظر بھی قابلِ دید تھا جب کہ خود دیوبندی عوام اپنے علماء سے سنی مناظر کے عائد کردہ سوالات کے جوابات طلب کر رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ 'جواب دو ورنہ ہم بھی سنی بریلوی ہو جائیں گے'۔

مناظرہ کی تفصیلی رُوداد اور رپورٹ (Minutes & Report) انٹرنٹ پر پیش کی گئی ہے :

<http://www.aljamiatulashrafia.org/jun5/monazara1.gif>

مناظرہ کے تیسرے دن (منگل ۱۰/ مئی ۲۰۰۵) سنیوں کا جم غفیر جمع ہو گیا اور فتح مبین کا نعرہ لگاتا ہوا مناظرہ گاہ سے فریب بیچ بازار سے گزرتا ہوا رضا مسجد دکلولہ پہنچا اور شاندار انداز میں جشنِ فتح منایا پھر اس کے بعد بانسی کے علاقے، کشن گنج، کٹیہار اور منٹک پور مدرسہ میں اور مختلف مقامات پر جشنِ فتح منایا گیا۔ ہزاروں افراد نے اہل سنت کی فتح مبین اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا نظارہ کیا اور حق و باطل کو اچھی طرح جان لیا۔ جدید سائنسی ایجادات سے استفادہ کرتے ہوئے اس اہم ترین مناظرہ کے پورے مناظر کو ٹیپ کیسٹس، ویڈیو سی ڈیز اور کیمروں میں مقید کر لیا گیا ہے اور اب ہندو پاک میں علمائے اہلسنت اور سنی اداروں و جماعتوں کی جانب سے ویڈیو سی ڈیز عام کئے جا رہے ہیں۔ اس مناظرہ میں اہلسنت کے مقتدر علمائے کرام نے شرکت فرمائی، چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

حضرت صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی	مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری
حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی	مولانا مفتی محمد مطیع الرحمن
حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی	مولانا صغیر احمد جو کھنپوری
حضرت مولانا مفتی حسن منظر قدیری	مولانا عبدالستار بہدانی
حضرت مولانا قاضی فضل احمد مصباحی	مولانا محمد مجیب اشرف ناگپوری
حضرت مولانا خواجہ محمد آصف رضا مصباحی	

اہلسنت و جماعت کے مندرجہ بالا علمائے کرام اب ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کے عملاً قائل ہو چکے ہیں اور اپنے پروگرامس کے ویڈیوسی ڈیز تیار کروا رہے ہیں، گذشتہ پچیس برس سے ان میں سے بیشتر علمائے کرام ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کو حرام قرار دے رہے تھے لیکن اب بالآخر ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کو جائز قرار دے چکے ہیں اور ویڈیوسی ڈیز اور کیسٹس کو عام کرنے کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ یہ تو اہلوائے خواص ہے جن کا ارتکاب عوام نہیں بلکہ علماء کر رہے ہیں، اور جیسے بھی ہو یہ کڑوی حقیقت بھی ہمیں اپنے حلق کے نیچے اتار لینا چاہئے کہ آج اُن مکانوں کے ڈرائنگ روم بھی ٹی وی سے سجے ہوئے ہیں جن کے مکتبنوں (علماء و مفتیان) نے کل تک اس کے عدم جواز پر صفحات کے صفحات سیا کر دیئے۔ (الامشاء اللہ) ہمارے فتاوے اپنی جگہ رکھے رہ گئے اور نظریاتی طور پر ٹی وی کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کرنے والوں کے خلوت کدوؤں میں ٹی وی نظر آنے لگی۔ ایسے موقع پر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ :

یہ اعلان تقدس اور یہ مے خواریاں واعظ تھے منجملہ ارباب فن کہنا ہی پڑتا ہے حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین امام المکتلمین شہزادہ حضور غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کو علم فقہ میں جو تحریر و کمال حاصل ہے اس کی روشنی میں آپ کے فتاویٰ پر سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہء کار نہیں۔ حضور شیخ الاسلام والمسلمین کا فتویٰ حقیقت میں کتاب و سنت، عقل و بصیرت اور انسانی فطرت کے تقاضوں سے اتنا ہم آہنگ ہے کہ اس سے اختلاف کے لئے کسی کو آج تک کوئی معقول بنیاد نہیں مل سکی ہے۔ سائنسی ایجادات اب دین کی ضرورت بن چکے ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے فائدہ اٹھانا ضروری ہو چکا ہے۔

گلچیں نے تو کوشش کر ڈالی، سو فی ہو چمن کی ہر ڈالی
کانٹوں نے مبارک کام کیا، پھولوں کی حفاظت کر بیٹھے

وَاجِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ